Regd. No. L 5254 105

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

تار کا پتہ: ڈیلی الفضل لاہور

الفضل لاہور

فی پرچہ ۲ آنہ

یوم: شنبہ — ۲۹ ذی القعدہ ۱۳۷۳ ہجری

جلد ۸/۴۳ — ۳۱ وفا ۱۳۳۳ ہش * ۳۱ جولائی ۱۹۵۴ء — نمبر ۱۱۶

حکومت پرتگال نے گوا سے ہندوستانی قونصل جنرل کو نکلنے کا حکم دے دیا

لزبن ۳۰ جولائی۔ حکومت پرتگال نے گوا میں ہندوستانی قونصل جنرل اور مارماگوا میں نائب قونصل کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور دونوں قونصلوں کو حکم دیدیا گیا ہے کہ وہ کل دوپہر تک پرتگیزی علاقہ سے باہر نکل جائیں۔ آج لزبن سے ایک سرکاری اعلان جاری ہوا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ گوا اور مارماگوا میں ہندوستانی قونصلوں کی موجودگی پرتگالی علاقہ کی داخلی سلامتی کے لئے خطرہ ہے۔ ہندوستان نے بھی جواب میں بمبئی میں پرتگال کے قونصل جنرل اور نائب قونصل کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور دونوں کو حکم دیدیا ہے کہ وہ آج شام تک بمبئی سے اور کل دوپہر تک ہندوستانی علاقہ سے نکل جائیں۔ نئی دہلی ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جن رضاکاروں نے ناگرا حویلی کے گاؤں نرولی پر قبضہ کیا تھا وہ ایک اور پرتگیزی مقبوضہ بستی پر قبضہ کرنے کے لئے تیار کھڑے ہیں۔

فرانس تونس کو مکمل داخلی خودمختاری دے دیگا

دفاع اور خارجی امور کے سوا تمام امور تونس کو منتقل کر دیئے جائینگے

پیرس ۳۰ جولائی۔ پیرس کے سیاسی ذرائع نے خبر دی ہے کہ فرانس تونس کو مکمل داخلی خودمختاری دے دے گا۔ آج فرانس کے وزیر اعظم موسیو ماندیز فرانس کابینہ سے اس منصوبہ کی منظوری حاصل کریں گے۔ منصوبے کے تحت تونس کی قانون ساز اسمبلی کے ممبر تمام کے تمام تونسی باشندے ہوں گے۔ نیز دفاع اور خارجی امور کے سوا تمام امور تونس کو منتقل کر دیئے جائیں گے۔ اگر وہاں کے باشندے تونس کو جمہوریہ بنانا چاہیں گے۔ تو انہیں اس کا بھی اختیار حاصل ہوگا۔ قانون ساز اسمبلی میں تو دستور پارٹی کو غالب اکثریت حاصل ہو گی۔

عدلیہ کو انتظامیہ سے علیحدہ کرنے کی سکیم کامیاب رہی

لاہور ۳۰ جولائی۔ آج ایک پریس نوٹ میں بعض اخبارات کی اس خبر کی تردید کی گئی ہے کہ عدلیہ کو انتظامیہ سے علیحدہ کرنے کی سکیم کامیاب نہیں رہی۔ پریس نوٹ میں عدلیہ کو انتظامیہ سے علیحدہ کرنے کے متعلق ۱۷ جنوری ۱۹۵۳ء کو جس عبوری سکیم کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس کے طریقہ کا جائزہ لیا گیا ہے۔ نوٹ میں کہا گیا ہے کہ تیرہ اضلاع میں جہاں سکیم پر عمل درآمد ہو رہا ہے۔ وہاں عدلیہ کی طرف سے ستاسی اور انتظامیہ کی طرف سے پچپن مجسٹریٹ متعین ہیں۔ کئی ڈپٹی کمشنروں نے سکیم کو بہتر بنانے کے لئے تجاویز پیش کی ہیں۔ انہوں نے سفارش کی ہے کہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو عدلیہ کے اور زیادہ اختیارات دئے جائیں

ہند چینی کے سمجھوتہ پر ہیمرشولڈ کا بیان

نیویارک ۳۰ جولائی اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ نے کہا ہے کہ ہند چینی کے سمجھوتہ کا وہ حشر نہیں ہوگا جو میونخ کے معاہدہ کا ہوا تھا۔ انہوں نے امید ظاہر کی ہے کہ ہند چینی میں لڑائی بند کرنے کے معاہدہ سے امن کے استحکام میں بہت مدد ملے گی۔

مقبوضہ کشمیر کی اسمبلی میں پہلی مرتبہ حزب اختلاف کا قیام

سری نگر ۳۰ جولائی۔ مقبوضہ کشمیر میں سری نگر اسمبلی کے ایک ممبر خواجہ عبد الغنی نے ہندوستان کے قبضہ کے بعد کشمیر میں پہلی مرتبہ حزب اختلاف کی بنیاد ڈالی ہے۔ انہوں نے نیشنل کانفرنس کی ممبری سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اسمبلی کے کئی ممبر بھی مخالف پارٹی میں شامل ہو گئے ہیں۔ نئی پارٹی کے متعلق انہوں نے کہا کہ یہ ہندوستان کی پرجا سوشلسٹ پارٹی کے پیش کئے ہوئے سوشلسٹ اصول پر بنائی جائے گی۔ خواجہ عبد الغنی شیخ عبد اللہ کے دور حکومت میں پارلیمانی سیکرٹری تھے پچھلے سال جب سری نگر اسمبلی میں شیخ عبد اللہ کی نظربندی پر بحث ہوئی تو وہ اسمبلی سے اٹھ کر چلے گئے تھے۔ اسی طرح اس سال ماہ فروری میں جب نام نہاد اسمبلی نے کشمیر کے ہندوستان سے الحاق کی منظوری دی تب بھی وہ واک آوٹ کر گئے تھے۔

پارلیمانی پارٹی نے وزیر خارجہ سے رپورٹ سنی

کراچی ۳۰ جولائی۔ آج کراچی میں مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے نہری پانی کے جھگڑے کے متعلق عالمی بنک سے بات چیت پر وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی رپورٹ سنی۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے رپورٹ سناتے وقت عالمی بنک کی تجویزوں کا تفصیلی جائزہ لیا۔

جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی ادارے کے قیام کی خواہش

ولنگٹن ۳۰ جولائی۔ نیوزی لینڈ کے وزیر خارجہ مسٹر ویبسٹر نے کہا ہے کہ اگرچہ ہند چینی میں جنگ بند ہونے کے معاہدے سے صورت حال کچھ بہتر ہو گئی ہے۔ لیکن تھائی لینڈ۔ برما اور انڈونیشیا پر کمیونسٹوں کے حملہ کا اندیشہ بڑھ گیا ہے۔ انہوں نے کہا نیوزی لینڈ کی خواہش ہے کہ جنوب مشرقی ایشیا کا دفاعی ادارہ جلد سے جلد قائم ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ اور برطانیہ میں واشنگٹن میں جو بات چیت شروع ہے۔ اس میں اسی سال تھائی لینڈ۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کو شریک کر لیا جائے گا۔ وزیر خارجہ نے یہ بھی کہا کہ کولمبو طاقتوں۔ انڈونیشیا۔ برما۔ لنکا۔ پاکستان اور ہندوستان کو بھی اس میں شریک ہونا چاہیئے۔

اخبار احمدیہ

ناصر آباد ۲۷ جولائی (بذریعہ ڈاک)

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی عام طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ البتہ زخم کے مقام پر دو تین روز سے بہت خارش ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں

(لاہور ۳۰ جولائی بوقت نو بجے شب)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق مندرجہ ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے۔

"آج حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی عام طبیعت اچھی رہی۔ شام کے چھ بجے کے قریب سانس کی تکلیف ہو گئی تھی جو آدھ گھنٹہ تک رہی۔ اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

شمس العلماء مولوی عبد الرحمٰن کا انتقال

کراچی ۳۰ جولائی۔ آج کراچی میں شمس العلماء حاجی مولوی عبد الرحمٰن کا انتقال ہو گیا۔ آپ دہلی یونیورسٹی میں اردو فارسی عربی کے شعبوں کے صدر رہ چکے تھے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے الفضل پریس لاہور میں چھپوا کر دفتر الفضل میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

پانچ مقبول دعائیں

عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس دعوات یستجاب لھن دعوۃ المظلوم حتیٰ ینتصر ودعوۃ الحاج حتیٰ یصدر ودعوۃ المجاھد حتیٰ یقفل ودعوۃ المریض حتیٰ یبرأ ودعوۃ الاخ لاخیہ بظھر الغیب۔ (جامع ترمذی)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ پانچ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ مظلوم کی دعا جب تک وہ بدلہ نہ لے لے۔ اور حج کرنے والے کی دعا جب تک کہ وہ واپس نہ آجائے۔ اور جہاد کرنے والے کی دعا جب تک کہ وہ گھر نہ آجائے۔ اور بیمار آدمی کی دعا جب تک وہ صحتیاب نہ ہو۔ اور ایک بھائی کی دوسرے بھائی کے لئے دعا اس کی غیر حاضری میں۔

رسالہ اسلام اور جہاد

حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے ایک رسالہ میں اسلامی جہاد کی حقیقت اور فلاسفی بیان فرمائی ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ اسلام کو جہاد کی کیوں ضرورت پڑی۔ آپ مشرکوں یہودیوں اور عیسائیوں کی اسلام سے عداوت کا ذکر کرکے فرماتے ہیں۔ کہ

"وہ اس فکر میں لگ گئے۔ کہ کسی طرح اسلام کو صفحۂ دنیا سے مٹا دیں۔ اور چونکہ مسلمان اسلام کے ابتدائی زمانہ میں تھوڑے تھے۔ اس لئے ان کے مخالفوں نے بباعث اس تکبر کے جو فطرتاً ایسے فرقوں کے دل اور دماغ میں جاگزیں ہوتا ہے۔ جو اپنے تئیں دولت میں مال میں کثرت جماعت میں عزت میں۔ مرتبہ میں دوسرے فرقہ سے برتر خیال کرتے ہیں۔ اس وقت کے مسلمانوں یعنی صحابہؓ سے سخت دشمنی کا برتاؤ کیا۔ اور وہ نہیں چاہتے تھے۔ کہ یہ آسمانی پودا زمین پر قائم ہو۔ بلکہ وہ ان راستبازوں کو ہلاک کرنے کے لئے اپنے ناخنوں تک زور لگا رہے تھے۔ اور کوئی دقیقہ آزار رسانی کا اٹھا نہیں رکھا تھا۔ اور ان کو خوف یہ تھا۔ کہ ایسا نہ ہو۔ کہ اس مذہب کے پیر جم جائیں۔ اور پھر اس کی ترقی ہمارے مذہب اور قوم کی بربادی کا موجب ہو جائے۔ سو اس خوف سے جو ان کے دلوں میں ایک رعب ناک صورت میں بیٹھ گیا تھا۔ نہایت جابرانہ اور ظالمانہ کارروائیاں ان سے ظہور میں آئیں۔ اور انہوں نے دردناک طریقوں سے اکثر مسلمانوں کو ہلاک کیا۔ اور ایک زمانہ دراز تک جو تیرہ برس کی مدت تھی۔ ان کی طرف سے یہی کارروائی رہی۔ اور نہایت بے رحمی کی طرز سے خدا کے وفادار بندے اور نوع انسان کے فخر ان شریر درندوں کی تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے۔ اور یتیم بچے اور عاجز اور مسکین عورتیں کوچوں اور گلیوں میں ذبح کئے گئے۔ اس پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے قطعی طور پر یہ تاکید تھی۔ کہ شر کا ہرگز مقابلہ نہ کیا کرو۔ چنانچہ ان برگزیدہ راستبازوں نے ایسا ہی کیا۔ ان کے خونوں سے کوچے سرخ ہو گئے۔ انہوں نے دم نہ مارا۔ وہ جانوروں کی طرح ذبح کئے گئے۔ پر انہوں نے آہ نہ کی۔ خدا کے پاک اور مقدس رسول کو جس پر زمین اور آسمان سے بے شمار سلام ہیں۔ بارہا پتھر مار کر خون سے آلودہ کیا گیا۔ مگر اس صدق اور استقامت کے پہاڑ نے ان تمام آزاروں کو دلی انشراح اور محبت سے برداشت کیا۔ اور ان صابرانہ اور عاجزانہ روشوں سے مخالفوں کی شوخی دن بدن بڑھتی گئی۔ اور انہوں نے اس مقدس جماعت کو اپنا ایک شکار سمجھ لیا۔ تب اس خدا نے جو نہیں چاہتا۔ کہ زمین پر ظلم اور بے رحمی حد سے گزر جائے۔ اپنے مظلوم بندوں کو یاد کیا۔ اور اس کا غضب شریروں پر بھڑکا۔ اور اس نے اپنی پاک کلام قرآن شریف کے ذریعہ سے اپنے مظلوم بندوں کو اطلاع دی۔ کہ جو کچھ تمہارے ساتھ ہو رہا ہے۔ میں سب کچھ دیکھ رہا ہوں۔ میں تمہیں آج سے مقابلہ کی اجازت دیتا ہوں۔ اور میں خدائے قادر ہوں۔ ظالموں کو بے سزا نہیں چھوڑوں گا۔ یہ حکم تھا۔ جس کا دوسرے لفظوں میں جہاد نام رکھا گیا۔"

یہ رسالہ چالیس صفحات کا ہے۔ اور جہاد کے متعلق حقائق سے پر اور فصل الخطاب کا حکم رکھتا ہے۔ صیغہ تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ نے شائع کیا ہے۔ ایک نسخہ کی قیمت ۴/ ہے۔ اور ایک سو یا اس سے زائد نسخے خریدنے والے کو ۳ر فی نسخہ کے حساب سے دیا جائیگا۔ جماعتوں کو اس رسالہ کی کثرت سے اشاعت کرنی چاہیئے۔ (انچارج صیغہ تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تقدیر معلق اور تقدیر مبرم

"تقدیر دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک کا نام معلق ہے۔ اور دوسری کو مبرم کہتے ہیں۔ اگر کوئی تقدیر معلق ہو۔ تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے۔ مبرم ہونے کی صورت میں وہ صدقات اور دعا اس تقدیر کے متعلق کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ ہاں وہ عبث اور فضول بھی نہیں رہتی، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے۔ اس دعا اور صدقات کا اثر اور نتیجہ کسی دوسرے پیرائے میں اس کو پہنچا دیتا ہے۔ بعض صورتوں میں ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کسی تقدیر میں ایک وقت تک توقف اور تاخیر ڈال دیتا ہے۔" (ملفوظات)

لاہور میں "زائد آمدن" تحریک جدید کے مواقع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی زائد آمدن برائے تحریک جدید کے پیش نظر خدام الاحمدیہ لاہور کو مندرجہ ذیل کوائف فوری طور پر درکار ہیں۔

(۱) ٹیوٹر اصحاب۔ پارٹ ٹائم فل ٹائم کی تشخیص سے۔ نیز تعلیمی لیاقت۔

(۲) طلباء اور طالبات جنہیں ٹیوشن پر پڑھنے کی ضرورت ہو۔

(۳) سلسلہ کے لئے لٹریچر کی خرید۔ (۴) جلد سازی۔ سائیکل مرمت۔ صابن بنانا۔ اور فونٹن پن مرمت سیکھنے کے خواہشمند۔

(۵) بیدکی کرسیاں نیز چارپائی بننا سیکھنا۔

مندرجہ بالا کوائف سے متعلق خواہشمند اصحاب اپنے پورے پتہ سے خاکسار کو مطلع کریں۔ نیز ان امور کے علاوہ اگر مزید کوئی سکیم ان کے ذہن میں ہو۔ تو اس سے بھی خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(خاکسار محمد برکت اللہ ناظم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

بڈھاکوٹ (سندھ) میں سیرت النبیؐ کا جلسہ

مورخہ ۲۷/۸/۵۴ بمقام موضع بڈھاکوٹ چک ۲۶۹ ضلع تھرپارکر سندھ میں بعد نماز عشا جماعت احمدیہ کے زیر انتظام جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت اور نظم کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر مولوی سید احمد علی صاحب مبلغ سلسلہ نے ایک گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔

(خاکسار غلام محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۲/A ضلع تھرپارکر سندھ)

شکریہ

محترم جناب چوہدری شیر محمد صاحب سکنہ چک ۳۳ سرگودھا نے ایک عدد نواری پلنگ ایک بڑی فرش دری۔ اور ایک قالین مہمان خانہ کے واسطے تحفۃً دیئے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس سے بڑھ چڑھ کر راہ خدا میں خرچ کرنے کی توفیق دے۔ اور دوسروں کو ان کی نیک مثال کی تقلید کی۔ چوہدری صاحب کی صحت کمزور ہے۔ احباب ان کی صحتیابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ (افسر لنگرخانہ ربوہ)

عید الاضحیہ

پچھلے سالوں میں بعض دوست ہمیں قربانی کے موقعہ پر جانور ذبح کرنے کے لئے روپیہ بھیجتے رہے ہیں۔ اب کے بھی اگر کوئی دوست مرکز سلسلہ میں قربانی کا جانور ذبح کرانا چاہیں۔ تو روپیہ بھیج دیں۔ ہم قربانی کرکے ان کی حسب ہدایت گوشت تقسیم کر دیں گے انشاء اللہ

ایک عام جانور کی قیمت ۳۰/- روپے ۳۵/- روپے لگانی چاہیئے۔ اور گائے کے ایک حصہ کی تیس یا پینتیس روپے۔ مگر گائے کی قربانی تبھی ہو سکے گی۔ کہ سات حصہ دار پورے ہو جائیں۔

(افسر لنگرخانہ ربوہ)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۳ر وفا ۱۳۳۱ہش

ہمارا اصول

جماعت احمدیہ ایک دینی جماعت ہے اور اسکو ملکی سیاسیات سے اس معنے میں کوئی تعلق نہیں کہ وہ بھی دوسری سیاسی پارٹیوں کے مقابلہ میں گویا کوئی سیاسی پارٹی ہے۔ لیکن چونکہ کسی ملک کی حکومت اور شہری اور سیاسی پارٹیاں اپنے اپنے سیاسی رجحانات کے علاوہ اخلاقی اور روحانی اقدار سے مبرا نہیں ہوسکتے اور کوئی شہری خواہ وہ سیاست سے براہ راست تعلق رکھے یا نہ رکھے ملکی سیاست سے بالکل بے حس ہوکر زندگی بسر نہیں کرسکتا اس لئے جماعت احمدیہ کے ارکان بھی انفرادی طور پر اور بحیثیت مجموعی اپنے تئیں اس آخری معنے میں ملکی سیاسی حالات سے بالکل الگ بھی نہیں رکھ سکتے۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ کسی ملک کی حکومت خواہ وہ کسی پارٹی کی ہو۔ خواہ کسی نوعیت کی ہو۔ اگر وہ ہمارے عقائد اور ہمارے دینی اعمال میں جبراً دخل اندازی نہ کرے۔ اور ہمیں بالجبر ان عقائد سے اور ان دینی اعمال کی بجا آوری سے نہ روکے تو ازروئے اسلام وہ نہ صرف مستحق ہے کہ اس سے وفاداری کی جائے بلکہ تمام نیک اور اچھے کاموں میں اس کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔ اور جہاں تک ہوسکے اس کے حقیقی کام یعنے ملک میں امن کی فضا قائم رکھنے میں اس کی مدد کرنی چاہیئے۔

ہم اسکو اپنا اسلامی عقیدہ سمجھ کر مانتے ہیں اگرچہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم مداہنت کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔ بلکہ اس کے الٹ ہم حکومت کو اس کی غلطیوں سے متنبہ کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ بلکہ ہم ایسا باغیانہ روح سے نہیں بلکہ ایک خیرخواہ دوست کی طرح کرنا چاہتے ہیں۔ اور تمام ایسی سرگرمیوں کو اسلام کے خلاف سمجھتے ہیں۔ جن کا مقصد قانوناً قائم شدہ حکومت کو غیر آئینی طریقوں سے گرانا ہو اور اس کے ہر فعل پر خواہ وہ اچھا ہو یا برا بلا امتیاز نکتہ چینی کرنا ہو۔

کوئی سیاسی پارٹی بطور ایک پارٹی کے ہمارے لئے قطعاً کوئی کشش نہیں رکھتی اور نہ کسی پارٹی کا صرف نام ہمارے لئے جاذب ہے۔ البتہ پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کے موجودہ سیاسی حالات کے پیش نظر ہم اس سیاسی پارٹی کو بہترین سمجھتے ہیں جو سیاسی لحاظ سے تمام خیالوں اور فرقوں کے مسلمانوں کو بلا تفریق و امتیاز یکساں اور برابر سمجھ کر کام کرتی ہے۔ اور ان کے دینی اختلافی عقائد میں دخل اندازی نہیں کرتی۔ اس کے خلاف ہم تمام ایسی سیاسی پارٹیوں کو ملک وقوم کے لئے خطرناک سمجھتے ہیں۔ جس کا رجحان ایسے اختلافات کو اچھالنے کی طرف ہو۔ اس سے ہمارا مطلب سیاست کی حدود تک ہے۔ جو پارٹی اپنے اختلافی عقائد کو سیاست میں داخل نہیں کرتی۔ اس سے ہمیں سیاسی طور پر کوئی اختلاف نہیں ہے۔ خواہ دینی عقائد کے لحاظ سے اس سے ہمیں کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو؟

اس کی وجہ یہ ہے کہ آج ہر مسلمان کہلانے والا خواہ وہ کسی عقیدہ کا پابند ہو۔ اور ہر اسلامی ملک ایک ہی قسم کے سیاسی مصائب میں مبتلا ہے۔ اور ان مشترکہ سیاسی مصائب سے ہم صرف اسی طرح نجات حاصل کرسکتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ کہ سب ایک محاذ پر جمع ہو جائیں

کانھم بنیان مرصوص

آج تمام اسلامی ممالک کی حالت اس کی مقتضی ہے۔ کہ ان کے اندر کامل طور پر امن کی فضا قائم ہو۔ تاکہ وہ ان مشترکہ مصائب کا نہ صرف اپنی ہستی کے لئے بلکہ تمام اسلامی ممالک کے مفاد کے پیش نظر مقابلہ کرسکیں۔ جن میں وہ آج مبتلا ہیں۔ اس لئے ہم ہر مسلمان سے عموماً اور احمدیہ جماعت سے تعلق رکھنے والے ہر فرد سے خصوصاً استدعا کرتے ہیں کہ وہ ہر حال میں ملکی قانون کی تابعداری اور ملک میں امن کی فضا قائم رکھنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے۔ جن میں وہ رہتے ہیں خواہ ایسا کرنے میں اسے کتنا ہی ذاتی نقصان برداشت نہ کرنا پڑے

جیسا کہ ہم نے شروع میں واضح کیا ہے۔ جماعت احمدیہ کا یہ مذہبی فرض ہے۔ اور اسی طرح ہماری دانست میں یہ تمام دیگر مسلمانوں کا بھی ویسا ہی فرض ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفاً کانھم بنیان مرصوص

یقیناً اللہ تعالےٰ ان سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں ایک متحدہ محاذ بناکر صف آرا ہوتے ہیں گویا کہ وہ ایک بنیان مرصوص ہیں۔ اللہ تعالےٰ اور اللہ تعالےٰ کے رسول کے نام لیواؤں کے وطنوں کو محفوظ کرنے کی کوشش یقیناً اللہ تعالےٰ کی راہ میں کام کرنا ہے۔

خان عبد الغفار خان

خان عبد الغفار خان صاحب نے آزاد ہوکر پھر "پختونستان" کا تذکرہ شروع کردیا ہے۔ اور اس سے افغانستان نے بھی از سرِ نو اس مطالبہ پر زور دینا شروع کردیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ پختونستان سے ان کا مطلب صرف یہ ہے کہ آج جس علاقہ کو صوبہ سرحدی کہا جاتا ہے۔ اس کا نام پختونستان رکھ دیا جائے۔ اور یہ چیز پاکستان کے تصور کے خلاف نہیں ہے۔

صوبہ سرحدی پاکستان کا ایک حصہ ہے۔ اور یہ تمام ملک ایک قوم کے نام پر معرض وجود میں آیا ہے۔ یہاں کے رہنے والوں کی اکثریت مسلمان ہے۔ جو دین اسلام کی پابند ہے اور اسلام میں نہ تو نسلی امتیاز کی کوئی وقعت ہے۔ اور نہ قبیلہ کی۔ اگر کوئی امتیاز ہے تو محض تقوےٰ کی بنا پر ہے جس کا تعلق اللہ تعالےٰ سے ہے۔ اس لئے کسی نسل یا قبیلہ کی بنا پر کسی صوبہ کا نام ضروری نہیں ہے۔ پھر لفظ "پختونستان" کی تاریخ پاکستانیوں کے لئے ایک تلخ یاد ہے۔ اور افغانستان کا تقاضا مزید برآں ایک چڑھنے والی چیز ہے۔ لہٰذا خان عبد الغفار خاں اگر واقعی اب پاکستان کے وفادار ہیں۔ تو انہیں کوئی ایسی بات اب نہیں کرنی چاہیئے جو پاکستانیوں کے لئے رنجدہ ہو۔

آخر کسی صوبہ کے نام میں کیا رکھا ہے۔ اصل چیز تو صوبہ کی ترقی ہے۔ اگر خان صاحب کو اپنا صوبہ ہونے کی وجہ سے اس سے محبت ہے۔ تو وہ اس محبت کا اظہار کئی طرح سے کرسکتے ہیں۔ وہ اس صوبہ کی تعلیم و تربیت زراعتی ترقی وغیرہ سینکڑوں باتیں ہیں۔ جن سے وہ اس کی خدمت کرسکتے ہیں۔ محض نام کے لئے اپنی جدوجہد کو ضائع کرنے سے تو کچھ حاصل نہیں ہوسکتا۔

انہیں جو آزادی نصیب ہوئی ہے چاہیئے کہ وہ اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں اور اپنا وقت صحیح معنوں میں قومی خدمت میں گزاریں۔ وہ موجودہ حکومت سے بے شک اختلاف رکھیں۔ مگر اختلافات کو حب وطن پر غالب نہ آنے دیں۔ اور پاکستان جو پہلے ہی کئی مشکل مسائل میں الجھا ہوا ہے۔ اس کو ایک بے کار بحث میں ڈالکر اپنا اور قوم کا وقت ضائع نہ کریں۔ پاکستان بننے سے پہلے انہوں نے جو سرگرمیاں دکھائی تھیں۔ اب انہیں چاہیئے کہ ان کو بھول جائیں۔ اور اس نئے ملک میں جو ان کی مخالفت کے باوجود بن چکا ہے دل سے پُر امن اور محب وطن شہری کے طور پر اس میں اب نئے سرے سے اپنی زندگی شروع کریں۔ اور اس کے مفاد کو اپنا مفاد سمجھ کر اس کی خدمت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ تاکہ وہ اہل پاکستانیوں سے وہی عزت و توقیر کے جذبات حاصل کریں۔ جس کے وہ اپنے آپ کو مستحق سمجھتے ہیں۔

اعلان دار القضا

سیٹھی محمد ایوب صاحب جہلمی کے مطالبہ پر بعد کارروائی فیصلہ کیا گیا ہے کہ مسٹر مبشر احمد صاحب ولد شیخ عبد اللطیف صاحب جنرل مرچنٹس بازار کلاں بر دوکان فینسی کلاتھ ہاؤس مین بازار جہلم حال کہکشاں پرفیومری ورکس امین پور بازار لائل پور مبلغ ۲۱۰ روپے بقایا قیمت کپڑا اور مبلغ ۱۵ روپے خرچہ کل مبلغ ۲۲۵ روپے بلا تاخیر مزید بحیثیت سیٹھی صاحب موصوف کو ادا کریں۔ میعاد برائے منسوخی فیصلہ ہذا ایک ماہ مقرر کی گئی ہے۔ مبشر احمد صاحب کو فیصلہ ہذا کی اطلاع بھیجی گئی تھی۔ لیکن معمولی طریق سے ان کو اطلاع نہیں ہوسکی۔ لہٰذا ان کی اطلاع کے لئے اخبار میں اعلان کیا جاتا ہے۔ اگر وہ اس یکطرفہ فیصلہ کو منسوخ کرانا چاہیں تو اعلان شائع ہونے کے ایک ماہ بعد تک درخواست منسوخی دے سکتے ہیں۔ (قاضی سلسلہ احمدیہ)

دعائے مغفرت

میری ہمشیرہ کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جاملیں۔ احباب ان کی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ جمعدار مرزا غلام حسین
ڈہری سیدال ضلع جہلم

تربیت اولاد کا ایک نہایت اہم پہلو

والدین اور دیگر اصحاب توجہ فرمائیں

از مکرم چودھری ابوالمنیر صاحب کراچی

اولاد کی تربیت کا اولین فرض والدین پر ہے۔ بے شک بچوں کے اخلاق کردار اور اعمال پر بھی بے شمار لوگوں کا اثر ہوتا ہے۔ لیکن ان کی تربیت کی اصلی ذمہ واری والدین پر ہوتی ہے۔ ایک بچہ بچپن سے لے کر اس وقت تک جب تک کہ وہ بڑا ہو کر برسرروزگار نہیں ہو جاتا۔ عملی طور پر ہر لحاظ سے والدین کی مکمل نگرانی اور سرپرستی میں ہوتا ہے پر برسرروزگار ہونے کے وقت سے شادی تک کی ذمہ واری بھی والدین کی سمجھی جاتی ہے بلکہ ہمارے تمدن میں یہ سلسلہ کئی لحاظ سے بعد تک چلتا چلا جاتا ہے۔

احمدی احباب کے پیش نظر اولاد کی دینی اور دنیاوی تربیت ہوتی ہے۔ چونکہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کر چکے ہیں اس لئے خالی دنیاوی تعلیم و تربیت ہمارے مقاصد کے منافی ہے۔ ہماری اولادوں کی عملی تربیت کا ایک پہلو ایسا ہے۔ جن کی طرف فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ کئی بچپن سے اچھی تربیت یافتہ نوجوان جب کبھی روزگار کے سلسلہ میں والدین سے علیحدہ ہو کر دوسری جگہوں پر جاتے ہیں تو آہستہ آہستہ ان کی نظروں سے دین کی اہمیت کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ ایک ناتجربہ کار نوجوان کا نئے اور اکثر اوقات غیر مناسب ماحول میں جا کر اس ماحول کا اثر قبول کرنا ناگزیر ہے۔ نئی جگہ پر قدرتی حجاب اور ڈر سا محسوس کرنے کی وجہ سے وہ اپنے اچھے سے اچھے اوصاف کو اجاگر کرنے کے لئے جرأت نہیں پاتا۔ ایسے بچوں کو اس نازک موقعہ پر والدین کی طرف سے متواتر راہ نمائی کی ضرورت رہتی ہے۔ لیکن نہایت افسوس ہے کہ دنیا کے عملی میدان میں قدم رکھتے ہی کئی نوجوان جادۂ اعتدال کھو دیتے ہیں۔ ایسے حالات میں ان کا قصور کم ہے۔ اور ان کے والدین اور سرپرست اصحاب کی ذمہ واری زیادہ ہے۔ احمدیت اور اسلام کا سچا درد رکھنے والے والدین اپنے بچوں کو عملی میدان میں الوداع کہنے کے بعد۔ ان کی دینی تربیت سے کیسے غافل ہو سکتے ہیں؟ یہ بات سمجھ میں نہیں آ سکتی۔ لیکن عملی طور پر ایسا ہوتا دیکھ کر دلی دکھ ہوتا ہے۔ متعدد ہونہار نوجوان جن سے اسلام کی خدمات کی بہت سی توقعات ہوتی ہیں۔ ان توقعات پر پورے نہیں اترتے۔ پہلے پہل تو وہ اپنے نئے نئے کاموں پر جا کر ناپسندیدہ امور سے اجتناب کی کوشش کرتے ہونگے لیکن اس وقت ان کی یہ کوشش صرف ان کے اپنے دل تک ہی محدود رہ سکتی ہے۔ کیونکہ کوئی جرأت مندانہ قدم اٹھانے اور مناسب ماحول کے تلاش کرنے کی ان میں ہمت نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ تھوڑی مدت کے بعد اس ماحول میں تحلیل ہونا شروع ہو جاتے ہیں جس میں ہمیں ان سے یہ توقع ہوتی ہے۔ کہ وہ بہترین نمونہ اور اخلاق کے اثر سے نیک اثرات قائم کریں گے۔ آخر ایک دو سال میں ہی ان غیر معمولی اخلاق کے اظہار کی طاقت نہیں رہتی۔ نام کے احمدی مسلمان تو وہ بے شک رہتے ہوں گے۔ لیکن کام کے نہیں۔ کچھ تو ایسے ہوتے ہیں جو نام کے بھی نہیں رہتے۔ والدین کو ان کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں رہتی ہیں۔ کبھی کبھار جب وہ گھر جاتے ہیں۔ تو گھر کے ماحول اور حالات کو سمجھتے ہوئے وہ ظاہرداری سے کام لیتے ہیں۔ گھر میں بظاہر نماز کے بھی پابند نظر آتے ہیں۔ چندوں کے متعلق تو خیر گھر والے ان سے پوچھتے ہی کم ہیں۔ گویا چندہ دینا صرف والدین کا فرض ہے۔ ان کی اولاد کے لئے ایسا کرنا ضروری نہیں۔ بعض اوقات والدین اگر ان سے چندہ کے متعلق پوچھ بھی لیں۔ تو وہ بڑی آسانی سے باتوں میں ہی والدین کو مطمئن کر دیتے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ تجربہ کار والدین ایک بچہ کی بات سنکر اطمینان سے بیٹھ جاتے ہیں۔ گویا جو کچھ اس نے کہا ہے وہ پتھر پر لکیر ہے۔ گھر والوں کو تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ جس جگہ وہ کام کرتے ہیں۔ وہاں کی جماعت میں باقاعدہ چندہ دیتے ہیں۔ اور اگر اس جگہ کی جماعت کو پتہ لگے کہ فلاں صاحب چندہ نہیں دیتے۔ تو جماعت کے کارکنوں کو وہ کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے گھر سے چندہ جاتا ہے۔ بے شک ان کے گھر سے تو چندہ جاتا ہو گا لیکن ان کا اپنا نہیں جاتا۔ چندہ کی تو میں نے مثال دی ہے۔ ورنہ ایسے نوجوان جو گھر سے جدا ہونے کے بعد احمدیت کے ماحول سے بے تعلق ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنا اصلی مقام کھو دیتے ہیں۔ اس لئے لازماً وہ اپنے فرائض میں سست ہو جاتے ہیں۔ جب وہ اپنی سستی میں راسخ ہو چکے ہیں۔ تو چندہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا انہوں نے اپنی زندگی کے ایک اہم اور نازک موڑ پر ٹھوکر کھائی ہوتی ہے۔ اس لئے پھر ان کا سنبھلنا آسان نہیں ہوتا۔

اللہ تعالےٰ نے اسلام اور احمدیت کے طفیل جن فیوض سے ہمیں متمتع کیا ہے۔ اس میں دنیا کی کوئی قوم ہمارے ساتھ شریک نہیں۔ تعلیم و تربیت کے لئے جو ذرائع ہم کو میسر ہیں وہ بھی کسی اور کو میسر نہیں۔ نوجوانوں کے لئے خدام الاحمدیہ کا قیام یقیناً نہایت مبارک ہے۔ اگر ہم خود حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کے دور کے برکات سے فائدہ نہیں اٹھاتے تو ہماری اپنی بدبختی ہے۔ اگر ہم خود ان برکات سے حصہ لینے کی کوشش تو کرتے ہیں۔ لیکن اپنی اولادوں کے لئے ایسی خواہش اور عمل کا مظاہرہ نہیں کرواتے تو اور بھی بدقسمتی ہے۔

میں ایسے تمام احباب سے جن کے ذمہ اپنی اولاد اور دوسرے عزیزوں کی تربیت کی ذمہ واری ہے۔ بلکہ ایسے احباب سے بھی جو محض حصول ثواب کی خاطر اپنی جماعت کے نوجوانوں کی تربیت کا درد رکھتے ہیں۔ دردمندانہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے عزیزوں کو جہاں کہیں بھی وہ ہوں وہاں کی جماعت سے متعارف کروائیں۔ جماعت کے عہدہ داروں کو ان کے پتے ارسال کریں۔ اور ان کو لکھتے رہیں کہ وہ جماعت سے تعلق رکھیں۔ اجلاسوں میں شریک ہوں اور خدام الاحمدیہ کے کاموں میں حصہ لیں۔ ان کو یہ بھی لکھیں کہ وہ جہاں ہوں وہاں ہی چندہ ادا کیا کریں۔ آپ ان کے چندہ کی ذمہ واری خود نہ اٹھائیں۔ بلکہ اپنے ان عزیزوں میں قربانی کی روح پیدا ہونے دیں۔ میرے خیال میں یہ اتنا اہم کام ہے۔ کہ اس ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے سفر کی صعوبت برداشت کر کے اپنے عزیزوں کے پاس جا کر ان کے حالات کا جائزہ لینے کی ضرورت محسوس ہو۔ تو یہ تکلیف ضرور اٹھائی جانی چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہی ہمیں یہ بھی یاد رہے کہ تربیت اولاد کے لئے دعا ایک بہت بڑی طاقت ہے۔

احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مجھے اور میری اولاد کو دین حق اسلام کا سچا خادم بنائے۔

جماعت کے مخیّر احباب توجہ فرمائیں

احباب کرام! صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ آمد بہت محدود ہے اور اخراجات بہت زیادہ۔ یہ آمد پھر کئی صیغوں میں تقسیم ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر صیغہ کے اخراجات کے مطابق اسے روپیہ دیا جانا ضروری ہوتا ہے۔ نظارت تعلیم کو بھی حصہ رسدی روپیہ ملتا ہے۔ اس میں وظائف کا جو بجٹ ہے وہ اور بھی بالکل تھوڑا ہے۔ اس میں کسی لڑکے کو اعلےٰ تعلیم نہیں دلائی جا سکتی۔ مستحق اور غریب طلباء بہت زیادہ ہیں۔ اور پھر ہر ایک سکول اور کالج کو ضرور کچھ نہ کچھ دینا پڑتا ہے۔ جو وظیفہ ہم کسی طالب علم کو دیتے ہیں۔ وہ بالکل ناکافی ہوتا ہے۔ عام طور پر پچیس یا تیس روپے اس سے زیادہ گنجائش نہیں ہوتی۔ گزشتہ سال دو نوجوان ایم۔ ایس۔ سی اعلےٰ تعلیم کے لئے امریکہ اور انگلینڈ جانا چاہتے تھے۔ جس کے لئے انہوں نے امداد کی درخواستیں دیں۔ اس سال بھی دو نوجوان ایم۔ ایس۔ سی حصول تعلیم کے لئے امریکہ جانا چاہتے ہیں۔ اور انہوں نے امداد کی درخواستیں دی ہیں۔ ان کے سفر پر تین ہزار روپیہ اور ماہوار خرچ تین صد روپیہ کا اندازہ ہے۔ اسی طرح بعض لڑکے انجینئرنگ کالج اور دیگر صنعتی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں۔ اور ان میں قابلیت بھی ہے۔ مگر اخراجات نہ ہونے کے باعث وہ محروم رہے جاتے ہیں۔ اس کے لئے بہترین صورت یہی ہو سکتی ہے۔ کہ جماعت کے مخیر اصحاب اس طرف توجہ دیں۔ اور ایسے لڑکے جو اپنے اندر بہترین جوہر اور قابلیت رکھتے ہیں۔ ان کے اخراجات تعلیم کو برداشت کرنے کے ذمہ دار بنیں۔ تاکہ جماعت کے نوجوان اعلےٰ علم و ٹیکنیکل تعلیم حاصل کر سکیں۔ اور سلسلہ کی تقویت کا موجب ہوں۔ ایسا خرچ جو بطور قرض حسنہ ہے۔ متعلقہ طالب علم کے فارغ التحصیل ہو کر برسرروزگار ہونے پر معطی صاحب کو واپس ملے گا۔ یا اگر وہ چاہیں گے تو کسی اور طالب علم کو قرض دیا جائے گا۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

۱۵۶

ترقی کے چند بنیادی اصول

(از عبد الشکور صاحب)

اقوام عالم کے ارتقاء اور ان کے تنزل کی تاریخ پر نظر ثانی کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ترقی اور تنزل کا دارومدار اللہ تعالیٰ نے بعض بنیادی اصول کو قرار دیا ہے۔ جو قومیں ان کو مدنظر رکھتی ہیں کامیابی حاصل کر لیتی ہیں۔ اور جو ان اصول کو نظرانداز کر دیتی ہیں ان کا قدم کبھی ترقی کی طرف نہیں اٹھتا

قربانی اور ایثار

ان بنیادی اصول میں سے ایک اہم ترین اصل قربانی اور ایثار ہے۔ کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک اس کے اندر یہ اہم ترین خصوصیت نہ پائی جائے۔ اور وہ قوم دنیا میں تنزل سے ہمکنار ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی جو قربانی اور ایثار کا شوق اپنے اندر نہ رکھتی ہو۔ قربانی کے معنی صرف اپنی جان دے دینا نہیں۔ صرف اپنا مال پیش کر دینا نہیں۔ صرف اپنی عزت نثار کر دینا نہیں۔ صرف اپنے آرام و آسائش کو ترک کر دینا نہیں۔ بلکہ قربانی وہ نقطہ ہے جس میں جان بھی شامل ہے جس میں مال بھی شامل ہے۔ جس میں عزت بھی شامل ہے جس میں آرام و آسائش بھی شامل ہے۔ اور جس میں ہر قسم کے احساسات بھی شامل ہیں جس طرح کوئی انسان اس وقت تک زندہ نہیں رہ سکتا جب تک اس کی رگ رگ میں خون دورہ نہ کرے۔ اسی طرح کوئی قوم اس وقت تک زندہ نہیں رہ سکتی جب تک اس کی رگ رگ میں قربانی اور ایثار کا ہو نہ دوڑے۔ ترقی حاصل کرنے والی اقوام نے یہ خوبی اور یہ وصف اپنے اندر پیدا کیا۔ وہ تنزل میں گرنے والی اقوام نے اس خاصہ کو نظر انداز کر دیا۔ اور تباہی و بربادی کے گڑھے میں گر گئیں۔ آج جماعت احمدیہ دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ لیکن خدائی نوشتے کبھی ٹل نہیں سکتے۔ یہ انقلاب آج نہیں تو کل دنیا دیکھنے پر مجبور ہوگی۔ اور کشاں کشاں اس انقلاب کی طرف دوڑتی چلی آرہی ہے۔ طوعاً نہیں تو کرہاً۔ خوشی سے نہیں تو مجبور ہو کر اس بات پر مجبور ہوگی۔ کہ قدیم نظام کی بنیادوں کو لیامیٹ کر دے۔ اپنے پرانے نظام کو کلیتہً بدل کر ایک نیا نظام قبول کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اور وہ نیا نظام اسلام کی شکل میں احمدیت اس کے سامنے پیش کرے گی۔ یہ نیا نظام لازماً اور حتماً ایک دن اس عالم میں جاری ہو کر رہے گا مگر اسی وقت جب ہم میں سے ہر ایک قربانی اور ایثار کا مجسمہ بن جائے اور ہم اپنے نفس میں وہ تغیر پیدا کر لیں جس کے بعد اس دنیا میں کفر و شیطان کی حکومت قائم نہیں رہ سکتی

استقلال

دوسری چیز جو کسی قوم کو ارتقائی منازل کے طے کرنے میں بہت حد تک مدد دیتی ہے۔ وہ قوم کے افراد میں استقلال کا پایا جانا ہے۔ استقلال یہ ہے کہ انسان جس بات کو اختیار کرے۔ اسے چند روز عمل کر کے ترک نہ کر دے۔ بلکہ ہر آن اور ہر لحظہ اسی راستہ پر گامزن رہے۔ اسلام نے استقلال کو بڑی اہمیت دی ہے یہاں تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب ایک شخص کے متعلق بیان کیا گیا۔ کہ وہ بڑا نیک ہے تہجد بھی ادا کرتا ہے تو آپ نے فرمایا۔ بشرطیکہ وہ اس پر استقلال سے قائم رہے۔ اسلام اپنی ہر بات میں بنی نوع انسان سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ دوام سے کام لیں جو قوم بڑھتے ہوئے سیلاب کی طرح ترقی کی طرف اپنا قدم بڑھاتی ہے۔ مگر پھر ایک بگولے کی طرح اس کا تمام عزم زائل ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ عارضی طور پر عظیم الشان فتوحات بھی حاصل کرے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ حقیقی فتوحات کی حقدار ہے۔ یا اس بات کی مستحق ہے کہ اس کے گلے میں کامیابیوں کے ہار ڈالے جائیں۔ ہاں وہ قوم جو استقلال سے کام کرے جو اپنے معمولی کاموں میں بھی دوام سے ثابت قدم رہے۔ وہ دنیاوی فتوحات بھی حاصل کر سکتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو بھی

کامل اطاعت

ایک اور علامت۔ ترقی کرنے والی جماعتوں کی یہ ہوتی ہے۔ کہ ان کے اندر اپنے لیڈر کی کامل اطاعت کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ قوم کا لیڈر بمنزلہ روح ہوتا ہے جس طرح کوئی جسم روح کے بغیر زندہ نہیں کہلا سکتا۔ اسی طرح کوئی قوم اپنے لیڈر کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ مسلمانوں کی تباہی اور ان کی ذلت کی سب سے بڑی وجہ ہی یہ ہے۔ کہ انہوں نے اس اہم ترین اصل کو نظر انداز کر دیا۔ اور وہ جماعتی شیرازہ بندی کو مستحکم کرنے کی بجائے پراگندہ کرنے والے بن گئے کیونکہ انہوں نے امام کی اہمیت اور ضرورت کو نہ سمجھا۔ آج جماعت احمدیہ کی ترقی کا سب سے بڑا راز اسی اطاعت میں مضمر ہے۔ ہماری جماعت کے افراد اپنے امام کے ہر اشارے پر اپنی ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔

نظام کا احترام

ترقی کرنے والی جماعت کی ایک اور خصوصیت یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ ایک نظام کے ماتحت چلنے کی عادی ہوتی ہے۔ جس طرح افراد کی جدوجہد اس وقت تک اعلیٰ نتائج پیدا نہیں کر سکتی۔ جب تک اس کا نقطہ مرکزی کوئی نظام نہ ہو۔ اسی طرح اقتصادی اور صنعتی روحانی اور مذہبی ترقی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ایک نظام ہو۔ جس کے اردگرد اس قوم کے افراد اس طرح چکر لگائیں۔ جس طرح سورج کے گرد تمام نظام ہائے شمسی چکر لگاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے لئے نظام کی اہمیت واضح کرنے کے لئے قانون قدرت میں کئی قسم کی مثالیں رکھ دی ہیں۔ اگر عقلمند انسان ان مثالوں کو مدنظر رکھے۔ تو اس پر نظام کی حقیقت واضح ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی سب سے اول انسانی جسم ہی کو دیکھ لو۔ اللہ تعالیٰ نے جسم کے اندر ایک حیرت ناک نظام قائم کیا ہے۔ سائنس اور طب کی موشگافیاں ابھی تک اس نظام کی حقیقت کو پوری طرح معلوم نہیں کر سکیں قلب اس تمام نظام کا مرکزی نقطہ ہے۔ جب تک یہ نقطہ مرکزی قائم رہتا ہے۔ تمام وقت تک اعضاء اپنے اپنے کام کرتے چلے جاتے ہیں لیکن جونہی اس نقطہ مرکزی میں تعطل واقع ہو جائے۔ اعضاء بیکار ہو جاتے ہیں۔ اور انسان کی حیات کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ یہی اصول قومی ترقی میں کام کیا کرتا ہے۔ قوم کی مثال ایک جسم کی مانند ہوتی ہے۔ اور نظام کی مثال اس جسم میں بمنزلہ قلب کے ہوتی ہے۔ جس طرح قلب انسان کی تمام رگوں میں خون پہنچانے کا ذمہ دار ہے۔ اسی طرح نظام کے ذریعہ قوم کی زندگی کا ہر قدم ترقی کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور اگر نظام کو نظر انداز کر دیا جائے تو قوم خواہ وہ لاکھوں افراد پر مشتمل ہو دنیا میں کبھی کوئی پائیدار حیثیت نہیں حاصل کر سکتی۔

امارت اور غربت

پھر امارت اور غربت کا امتیاز بھی ایک ایسی خرابی ہے۔ جو قوموں کو تباہی و بربادی کے گڑھے میں گرا دیتی ہے۔ سرمایہ دار اور مزدور کے جھگڑے جو آج مختلف ممالک میں رونما ہیں۔ ان کی بڑی وجہ یہی ہے کہ کچھ لوگ اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں۔ اور دوسروں کو ادنیٰ اور ذلیل قرار دیتے ہیں جب تک کوئی قوم امارت اور غربت کے امتیاز کو دور نہیں کرتی۔ صحیح معنوں میں ترقی کی طرف قدم نہیں اٹھا سکتی کیونکہ جب غریبوں کے جذبات کو کچل دیا جائے۔ جب ان کو ناپاک اور ذلیل سمجھا جائے۔

جب ان کے احساسات کو عزت کی نگاہ سے نہ دیکھا جائے۔ اور جب ان کے لئے ترقی کے راستے بند کر دیئے جائیں۔ تو ان سے یہ امید رکھنا کہ وہ قوم کی ترقی کی دوڑ میں حصہ لے سکیں گے۔ ایک غلط امید ہے۔ جب تک ان کو آگے بڑھنے کا موقعہ نہ دیا جائے اس وقت تک کوئی قوم دنیا کی ترقی یافتہ اقوام کی صف میں کھڑی نہیں ہو سکتی۔

اعلیٰ اخلاقی حالت

ترقی کرنے والی اقوام جہاں اپنے اندر اور بہت سی خصوصیات رکھتی ہیں۔ وہاں ان کی کامیابی کا ایک بہت بڑا راز اس بات میں مضمر ہوتا ہے کہ ان کے اخلاق نہائت اعلیٰ ہوتے ہیں۔ اگر اخلاق کو نظر انداز کر دیا جائے۔ تو قوم کی حیثیت کچھ بھی باقی نہیں رہتی اگر کسی قوم کے افراد جھوٹ بولتے ہیں۔ بدعہدی کرتے ہیں ایک دوسرے کی ہمدردی اور خیر خواہی سے تہی دست ہیں۔ اور حقوق اللہ کو نظر انداز کر دیتے ہیں تو خواہ اس قوم کے افراد لاکھوں ہوں یا کروڑوں۔ پھر بھی وہ قوم دنیا میں ظہور نہیں پا سکتی۔ اور نہ اس قوم کی عزت دنیا میں قائم ہو سکتی ہے۔ مسلمان تنزل کے گڑھے میں اس لئے گرے۔ کہ انہوں نے اخلاق کی نعمت کو کھو دیا

خدا تعالیٰ کا سہارا

گو ترقی کے لئے اوپر کے تمام اصول کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ مگر اصل چیز اللہ تعالیٰ ہے۔ دنیا میں انسان اپنے لئے کئی قسم کے سہارے تلاش کرتا ہے۔ بسا اوقات وہ بڑے اہم ہوتے ہیں۔ اور انسان امید کرتا ہے۔ کہ وہ ہمیشہ اس کے کام آئیں گے۔ لیکن اس کے اندازے غلط ثابت ہوتے ہیں اور وہ سہارے بے بنیاد ثابت ہوتے ہیں۔ امید مایوسی سے تبدیل ہو جاتی ہے۔ اور انسان جن چیزوں کو اپنے لئے قابل اعتماد قرار دیتا ہے۔ انہی کو وہ نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتا ہے۔ اور اگر کسی کو دوام حاصل ہے۔ تو محض اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہے۔ دنیوی قومیں دنیوی اسباب پر نظر رکھتی ہیں۔ اور اگر وہ کچھ عرصہ ترقی بھی حاصل کر لیتی ہیں۔ تو آخر ان کی ترقی تنزل میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ دینی جماعتیں اللہ تعالیٰ کو اپنا ملجا و ماویٰ قرار دیتی ہیں۔ اور وہ اس کے ساتھ ایسا تعلق پیدا کرتی ہیں۔ کہ کوئی مصیبت ان کے قدموں کو جنبش میں نہ لا سکے۔ پس تنزل سے محفوظ رہتی ہیں سب سے بڑا سہارا خدا تعالیٰ کا وجود ہے۔ سب سے بڑی امیدگاہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ پس ترقی دینے والا اور عزت و رفعت کے مقام تک پہنچانے والا صرف خدا ہی ہے۔ جس قوم سے خدا کا تعلق ہو گیا وہ قوم دنیا میں کامیاب ہو گئی۔ اور جس قوم کا خدا تعالیٰ سے تعلق کٹ گیا وہ دنیا میں بھی عزت و حرمت کے راستوں سے کٹ گئی۔ یہ تعلق جب تک قائم ہے۔ اس وقت تک کوئی قوم تنزل سے ہمکنار نہیں ہو سکتی۔ اور جب یہ تعلق جاتا رہے۔ کوئی قوم رفعت سے ہمکنار نہیں ہو سکتی۔ جس طرح نہر کا پانی دریا کا محتاج ہے۔ اسی طرح ہر قوم اور ہر فرد ایک ازلی ابدی خدا کی محبت اور اس کے پیار کا محتاج ہے۔ اگر یہ خصوصیت حاصل نہیں۔ تو خواہ اس نے ترقی کی تمام تدابیر اختیار کر لی ہوں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس کا حال یہ ایک دن ہو کر جائے گا۔ اس کی نالی ایک دن پانی سے خالی ہو جائیگی

دُعا

ذیل میں ہم ہفتہ روزہ قندیل لاہور میں شائع شدہ ایک مضمون "دُعا" درج کرتے ہیں۔ جس میں قبولیت دُعا کا ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اسلام نے دُعا پر بہت زور دیا ہے۔ اور موجودہ زمانہ میں سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا پر یقین کو پھر زندہ فرمایا ہے ـــــ مندرجہ ذیل واقعہ بھی بتاتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کس طرح مضطر کی دُعا کو سنتا ہے۔ اور کس طرح دُعا اللہ تعالیٰ پر ایمان کو تقویت دیتی اور دل میں سکینت اور اطمینان کی کیفیت پیدا کر دیتی ہے

۱۹۴۲ء کا ذکر ہے جب کہ انگریز ہندوستان پر زیادہ سے زیادہ عرصے تک قابض رہنے کی خاطر زیادہ سے زیادہ ہندوستانیوں کو جنگ کی بھٹی میں جھونک رہا تھا۔ میری تبدیلی سرحد سے لاہور ہوئی میرے چارج میں بہت سا سرکاری سامان اور اس سامان سے متعلق کاغذات کے انبار تھے۔

طبیعت کچھ لاپرواہ سی تھی۔ بیشتر سرکاری اشیاء سرکاری ملازمین کو دی ہوئی تھیں۔ جو مجھے زبانی یاد تھیں محض تساہل تھا کہ میں نے ریکارڈ میں درج نہیں کی تھیں۔ تبادلہ ہنگامی حالات میں ہوئی تھی مجھے دو دن کے اندر اندر تمام سامان اور ریکارڈ دوسرے آدمی کے حوالے کرنا تھا۔ دوسرے آدمی نے مجھ پر اعتبار کرتے ہوئے اندھا دھند دستخط کر دیئے۔ لاہور پہنچ کر میں سب کچھ بھول کر نئے کام میں مصروف ہو گیا۔ دو ماہ بعد میرے نئے صاحب نے مجھے بلایا۔ میں اس کے دفتر میں گیا۔ تو اس نے پراسرار سی خاموشی سے میرے ہاتھ میں ایک کاغذ دیا۔ یہ ایک ٹائپ کی ہوئی سرکاری چٹھی تھی۔ میں کھڑے کھڑے پڑھنے لگا۔ صاحب مجھے ایسی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا جن میں شک تھا، ہمدردی بھی تھی۔ چٹھی پڑھتے پڑھتے مجھے یوں محسوس ہوا۔ جیسے میں چکرا کر گر جاؤں گا۔ ذہن ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ میں نے پہلے کرسی کا سہارا لیا پھر بیٹھ گیا۔ چٹھی پڑھ کر صاحب کی طرف دیکھا۔ وہ مجھے بدستور گھور رہا تھا۔ میرے ہاتھ سے چٹھی لے کر رازدارانہ لہجے میں مجھ سے پوچھا یہ کیسے قصہ ہے؟"

قصہ یہ تھا کہ میری تبدیلی کے دو ماہ بعد سٹور چیک ہوا۔ آڈٹ بھی ہوا۔ معلوم ہوا کہ ڈھائی ہزار روپے کا سامان کم ہے۔ یہ کمی میرے زمانہ میں واقع ہوئی تھی۔ اس لئے میرے خلاف مطالبہ کارروائی کرنے کے لئے چٹھی آئی تھی۔ اس میں صاف طور پر لکھا تھا کہ میں نے یہ سرکاری سامان سرکاری آدمیوں کو سرکاری کام کے لئے دیا ہوا تھا لیکن رسیدیں نہیں لی تھیں نہ ریکارڈ میں درج کیا تھا یعنی ریکارڈ میں ایک چیز سو کی تعداد میں تھی۔ لیکن اسٹور میں صرف ساٹھ پڑی ہوئی تھیں۔ اس طرح میں چالیس چیزوں کے موجود کرنے کا ملزم تھا۔ میں نے چوری نہیں کی تھی سستی اور لاپرواہی ضرور کی تھی۔ متعلقہ آدمیوں سے پھر بھی رسیدیں لی جا سکتی تھیں۔ لیکن ان میں سے کچھ برما کی وادیوں میں ابدی نیند سو چکے تھے میرے بچنے کے تمام راستے بند ہو چکے تھے اور اب مجھے چار پانچ سال کی جیل نظر آنے لگی تھی۔ میں نے صاحب کو سارا قصہ سنایا۔ جو مبالغہ سے بالکل پاک تھا۔ صاحب نے مدد کا وعدہ کیا لیکن کیس اس صفائی سے میرے خلاف تھا کہ بچنے کی گنجائش بہت کم تھی

دفتر بند ہونے کے بعد میں انتہائی پریشانی کے عالم میں اپنے کمرے میں آیا۔ بھوک اور نیند بھی ساتھ چھوڑ گئیں۔ کپڑے تبدیل کئے اور کھانا کھائے بغیر معلوم نہیں میں کتنی دیر بے چینی سے کمرے میں ٹہلتا رہا۔ مسئلے کا ہر پہلو سے جائزہ لیا لیکن مجھے ہر بار ہتھکڑیوں کی جھنکار سنائی دیتی تھی۔ آخر تھک ہار کر میں نے جیل کی زندگی کے متعلق سوچنا شروع کیا کہ وہاں میرا وقت کیسے گذرے گا اپنے آپ کو سزا یافتہ قیدی سمجھ کر میں نے قید کی زندگی کے متعلق پروگرام مرتب کرنا شروع کر دیا اس بے بسی اور اضطراب کی حالت میں یہی ایک موضوع رہ گیا تھا۔ جس پر میں یکسوئی سے سوچ سکتا تھا۔ جب یہ خیال آیا کہ جیل سے نکل کر سوسائٹی میرے ساتھ کیا سلوک کرے گی۔ تو مجھے ایک ایک انسان مجھ پر ہنستا اور طعن آمیز قہقہے لگاتا دکھائی دیا۔ ایسے میں مجھے خدا یاد آیا۔ اس وقت کے تاثرات اور احساسات مجھے یاد ہیں۔ اور شاید دیر تک یاد رہیں گے۔ شام ہو چکی تھی۔ میں نے وضو کیا اور ننگے فرش پر خدا کے حضور میں کھڑا ہو گیا نماز اور چار رکعت نفل پڑھ کر میں نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ آنکھیں خشک تھیں اور کرب و اضطراب سے سینہ پھٹ رہا تھا۔ میں خدا سے مخاطب ہوا۔

"اے خدا میں تجھے خدا کہتا ہوں کہ میرا باپ تجھے خدا مانتا رہا ہے تجھے اس نے دیکھا نہ میں نے۔ میری اس مصیبت کے وقت تیرا غیبی ہاتھ نہ بڑھے تو میں آج سے سمجھ لوں گا کہ دنیا کا ایک ایک انسان ایک عظیم فریب میں الجھا ہوا ہے تیرے سوا کوئی نہیں ہے جو مجھے بچا سکے۔ تو ہی ہے۔ تو ہی ہے لعد تو ہی ہے۔ اگر تو واقعی ہے تو سامنے آ کہ مجھے تیری غیبی قوت کی ضرورت ہے"

مجھے کافر کہہ لیجئے۔ جو جی چاہے کہہ لیجئے۔ میں پاگل پن کے بالکل قریب تھا۔ بعید نہیں کہ میں اپنے بال نوچ لیتا۔ کپڑے پھاڑ دیتا یا اپنے آپ کو مار لیتا۔ میں نے خدا سے جو کچھ کہا ایسی حالت میں یہی کچھ کہہ سکتا تھا۔ اور یہی کچھ کر سکتا تھا۔

دعا سے فارغ ہوا ہی تھا کہ مجھ پر اس قسم کی کیفیت طاری ہو گئی جیسے بخار ٹوٹنے کے بعد ہوا کرتی ہے۔ تھوڑی دیر بعد میرے اعصاب اور ذہن معمول پر آنے لگے۔ انوکھا سا سکون میرے سینے میں سمانے لگا اور ایک بار میں نے اس بات پر پریشان ہونے کی کوشش کی کہ میں مطمئن کیوں ہوتا جا رہا ہوں رات ہلکا سا کھانا کھایا۔ نیند گو دیر سے آئی آئی ضرور۔ میں آج بھی حیران ہوں کہ مجھے نیند آ گئی۔ دوسری صبح میں دفتر گیا۔ صاحب نے آتے ہی مجھے بلایا اور میرے ہاتھ میں کل کی طرح ایک کاغذ دیا۔ صاحب نے یہ چٹھی کل والی چٹھی کے جواب میں ڈرافٹ کی ہوئی تھی۔ میرے ہاتھ میں کاغذ دیتے ہوئے صاحب نے کہا "میں رات بھر اس مسئلے کا حل سوچتا رہا۔ تم شاید یقین نہ کرو۔ رات دو بجے میں نے یہ ڈرافٹ تیار کیا ہے"۔

صاحب کی تحریر پڑھ کر میں اس کی عقل پر عش عش کر اٹھا۔ اس نے دو ایسے نقطوں پر جواب مرتب کیا تھا۔ جن کا میرے ذہن میں گذر بھی نہ ہوا تھا۔ چٹھی ٹائپ کرا کے میرے پہلے دفتر میں بھیج دی گئی۔ جواب گو میرے حق میں تھا تاہم امید کم تھی میں جانتا تھا کہ سوائے ان دو نقطوں کے اس سارے کیس کا کوئی عنصر میرے حق میں نہیں۔ یہ دو نقطے بھی کمزور تھے۔ اس جواب سے مجھے صرف اتنی سی امید ہوئی کہ اب گرفتاری ذرا دیر سے ہو گی۔ لیکن خلاف توقع سات آٹھ روز بعد ادھر سے جواب آیا۔ جس میں معذرت کی گئی تھی۔ کہ

"........ دفتری غلطی کی وجہ سے یہ چٹھی لکھی گئی تھی۔ آڈٹ ابجکشن صاف کر دیئے گئے ہیں۔ ہم اس دفتری غلطی پر معذرت خواہ ہیں۔"

میں آج تک نہیں سمجھ سکا کہ آڈٹ ابجکشن کس طرح صاف ہوئے ڈھائی ہزار روپے کا سامان کس طرح پورا کر کے سٹور چیک کرنے والوں کو مطمئن کیا گیا۔ مرے ہوؤں کی رسیدیں کس طرح حاصل کی گئیں۔ یہ کس نے کیا کیونکر کیا۔ میں آج تک سمجھ نہیں سکا۔ میں صرف اسی قدر سمجھ سکا ہوں کہ میں نے غبن نہیں کیا تھا۔ غبن کا ملزم تھا۔ مجھے ملزم رکھنے والے حق بجانب تھے اور سب سے بڑھ کر میں اس عظیم حقیقت کو سمجھ سکا ہوں۔ کہ خدا ہے۔ جس کا غیبی ہاتھ بے بس اور بے قصور کو مصیبت سے نکالنے کے لئے ضرور بڑھتا ہے۔

تپ دق کی ایک نئی دوا

تپدق کا موذی مرض ایک عرصہ دراز سے ماہرین طب کے لئے ایک مشکل معمہ بنا ہوا ہے۔ کافی تحقیق و تجسس کے بعد ڈاکٹروں نے ایک دوا "سٹریپٹو مائیسین" تیار کی۔ تپدق اگر ابتدائی حالت میں ہو۔ تو یہ دوا بہت فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ لیکن جب یہ موذی مرض جڑ پکڑ جائے۔ تو یہ علاج آسانی سے کارگر ثابت نہیں ہوتا

اب ماہرین طب ایک نئی دوا ٹیرامائیسین تیار کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں جو سٹریپٹومائیسین سے زیادہ مؤثر ہے۔ امریکہ کی ایک طبی انجمن نے اعلان کیا ہے کہ نئی دوا تپدق کے ان جراثیم کے جو سٹریپٹومائیسین کی مزاحمت کرتے ہیں ظہور کو روک سکتی ہے۔ جن مریضوں میں تپدق کے جراثیم سٹریپٹو مائیسین جیسی دوا کی مدافعت کرتے ہوں۔ ان کا علاج بہت مشکل ہوتا ہے۔ تپدق کے مریضوں پر اس نئی دوا کو آزمایا جا رہا ہے امریکہ کے ایک ہسپتال میں پندرہ مریضوں کو ٹیرامائیسین کے پانچ پانچ گرام روزانہ اور سٹریپٹومائیسین کے دو گرام ہر تیسرے روز چار ماہ تک دیئے گئے۔ اس تقابلی تجربہ سے معلوم ہوا کہ مریضوں میں ابھی تپ دق کے جراثیم باقی تھے۔ جو سٹریپٹومائیسین کے اثر سے کمزور تو ضرور ہو گئے تھے، لیکن بالکل ختم نہیں ہوئے تھے، سٹریپٹومائیسین کے مقابلے میں ٹیرامائیسین زیادہ بااثر ثابت ہوئی۔ چنانچہ امریکہ کے مختلف ہسپتالوں کے تجربات سے پتہ چلتا ہے کہ ٹیرامائیسین کے ایک ہزار گرام روزانہ کے استعمال سے تسلی بخش نتائج برآمد ہوئے ہیں۔

جن مریضوں پر پیرا امینو سیلیسائیکل ایسڈ (PAS) یا سٹریپٹومائیسین سے فائدہ نہیں ہوتا۔ وہ اگر سٹریپٹومائیسین اور ٹیرامائیسین اکٹھی استعمال کریں تو زیادہ جلد صحتیاب ہو سکتے ہیں مندرجہ بالا ایسڈ PAS کا آجکل عام استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کا مریض کی جسمانی حالت پر بہت برا اثر پڑتا ہے مستقبل قریب میں پتہ چل جائے گا کہ ٹیرامائیسین کس طرح جسم کے ..... لئے مضر نہیں؟

(باقی صفحہ پر)

بھارت کے کم و بیش دس لاکھ باشندوں کو موت اور بربادی کا سامنا

سیلاب سے نازک صورت حال پیدا ہو گئی

نئی دہلی ۳۰ رجولائی۔ شمال مشرقی بھارت میں غیر معمولی بارشوں اور دریاؤں میں طغیانیوں کی وجہ سے انتہائی نازک صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ اور ہزاروں مربع میل کا علاقہ سیلاب کی نذر ہو گیا ہے۔ مغربی بنگال۔ بہار اور آسام کے دس لاکھ سے زیادہ باشندوں کو اس صورت حال کی وجہ سے موت اور بربادی کا سامنا ہے۔ مغربی بنگال میں تسنہ دریا میں سیلاب کی وجہ سے جلپائی گوڑی کا شہر زیر آب ہو گیا ہے۔ اور آبادی کو وہاں سے نکالا جا رہا ہے۔ عورتیں مرد اور بچے سیلاب کی ہلاکت خیز موجوں سے بچنے کے لئے اپنے گھر بار اور مال و متاع کو چھوڑ کر اونچے مقامات کی طرف دوڑ رہے ہیں۔ کئی مقامات پر پانی ۲۰ فٹ سے زیادہ گہرا ہو چکا ہے۔

مغربی بنگال کے ضلع دار جیلنگ کا شہر کالیانگ سیلاب کی وجہ سے باقی دنیا سے کٹ گیا ہے۔ اور بڑھتے ہوئے پانیوں نے ریاست کوچ بہار تک پھیلنا شروع کر دیا ہے۔ نیپال اور بھارت کے درمیان آمد و رفت کے تمام سلسلے منقطع ہو گئے ہیں۔ سرحد پار تبت میں بھی یاتونگ کے شہر کو خالی کرایا جا رہا ہے کیونکہ خطرہ ہے کہ ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر شہر غرقاب ہو جائے گا۔

صوبہ بہار میں بارشوں کی وجہ سے نو دریاؤں میں طغیانی آ گئی ہے۔ اور بہار کے چار اضلاع میں سیلاب سے گھرے ہوئے علاقوں میں باشندوں کو بچانے کے لئے امدادی جماعتیں دن رات کام کر رہی ہیں۔ متاثرہ علاقوں میں فصلیں دس سے بیس فٹ تک گہرے پانی میں ڈوبی ہوئی ہیں۔ اور کم و بیش ایک ہزار مربع میل کے علاقہ میں فصلیں بے نام و نشان ہو گئی ہیں۔ سیلاب زدہ علاقوں میں جانی نقصان کا اندیشہ بھی ظاہر کیا جا رہا ہے۔ سب سے زیادہ جانی نقصان ضلع سہرسہ کے شہر سوپال میں ہوا ہے۔ جہاں بہت گہرا پانی بھرا ہوا ہے۔ اور پالتو گھریلو جانوروں کی لاشیں پانی پر تیرتی ہوئی نظر آ رہی ہیں۔

ڈھاکے میں سات ہزار کی بھارتی کتابیں پکڑی گئیں

ڈھاکہ ۳۰ رجولائی۔ کسٹم کے حکام نے یہاں راگھاٹ کے مقام پر بھارت میں چھپی ہوئی سات ہزار روپے مالیت کی کتابوں پر قبضہ کر لیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ یہ کتابیں مبینہ طور پر قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے درآمد کی گئی تھیں۔

لیبیا میں قحط کا خطرہ

واشنگٹن ۳۰ رجولائی۔ امریکہ کے بیرونی امداد کے محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ لیبیا میں قحط کے خطرہ کو دور کرنے میں مدد دینے کے لئے گذشتہ مہینہ کے دوران میں امریکہ تین ہزار ٹن گندم لیبیا بھیج چکا ہے۔ اس سال خشک سالی اور طوفان گرد و باد کی وجہ سے لیبیا کی فصلوں کو بہت ہی نقصان پہنچا ہے جس کی وجہ سے ملک میں غذا کی قلت پیدا ہو گئی ہے۔ بیرونی امداد کے محکمہ کی اطلاع کے مطابق لیبیا کو مزید تین ہزار ٹن گندم دی جائے گی۔

مسٹر آئزن ہاور جرمنی کو خود مختاری دینے کے حامی ہیں

واشنگٹن ۳۰ رجولائی۔ صدر آئزن ہاور نے اپنی پریس کانفرنس میں اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ امریکی سینٹ میں جرمنی کی خود مختاری کو بحال کرنے کے متعلق جو قرار داد پیش ہے۔ وہ اس سے پوری طرح اتفاق کرتے ہیں۔ یہ قرار داد امریکی سینٹ کی متعلقات خارجہ کی کمیٹی منظور کر چکی ہے۔ اس قرار داد میں کہا گیا ہے۔ کہ اگر فرانسیسی اسمبلی اپنے موجودہ اجلاس میں یورپ کے دفاعی اتحاد کی توثیق نہ کرے۔ تو ایسی صورت میں امریکہ کی خود مختاری کو بحال کر دے گا۔ تاکہ وہ مغربی یورپ کے ملکوں کی صفوں میں اپنا مناسب مقام حاصل کرنے کے قابل ہو جائے۔

برطانیہ کے نئے وزیر نو آبادیات

لندن ۳۰ رجولائی۔ برطانوی وزیر نو آبادیات مسٹر آلیور لٹلٹن نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق وزیر ٹرانسپورٹ مسٹر ایلن بائڈ نے ان کی جگہ لے لی ہے۔

آسٹریلیا سے دو لاکھ تیس ہزار پونڈ کا سامان کراچی پہنچ رہا ہے

کراچی ۳۰ رجولائی۔ کولمبو منصوبے کے تحت پاکستان کو آسٹریلیا سے دو لاکھ تیس ہزار پونڈ کا سامان کراچی پہنچ رہا ہے۔ یہ سامان ۳۱ رجولائی کو پہنچے گا۔ اس میں زرعی آلات سمیت ۲۰ ٹریکٹر بھی شامل ہوں گے۔ آسٹریلیا "زیادہ غلہ اگاؤ" مہم کے تحت پاکستان کو ۲۰۰ ٹریکٹر دے رہا ہے۔ اسی جہاز میں پاکستان کے ریپینگ کے سامان کی بھی کافی مقدار آ رہی ہے۔ یہ پمپ اور انجنوں کے اسی آرڈر کا حصہ ہے۔ جو آسٹریلیا اپنی طرف سے تھل اور بلوچستان کی ریاستی لیو فنی میں ٹیوب ویل پروگرام کے لئے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ان ٹریکٹروں اور پمپوں کے سامان کے علاوہ اس کھیپ میں ریڈیو پاکستان کے لئے ایک ٹرانسمیٹر و محکمہ ڈاک و تار کے لئے ایک ریڈیو ریسیور وزارت تعلیم کے لئے دوربین اور دوربین کے لیمپ بھی شامل ہیں۔

وزیر اعظم جاپان کا عالمی دورہ

ٹوکیو ۲۹ رجولائی۔ اخباری اطلاعات کے مطابق وزیر اعظم یوشیدا ستمبر کے پہلے ہفتے میں عالمی دورے پر روانہ ہوں گے وزیر اعظم برطانیہ۔ امریکہ کینیڈا۔ فرانس۔ مغربی جرمنی اٹلی۔ پاکستان۔ بھارت اور تھائی لینڈ کا دورہ کریں گے۔

تپ دق کی ایک نئی دوا

(بقیہ صفحہ ۶)

ٹیرامائسین کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے، کہ یہ کافی مقدار میں دی جا سکتی ہے۔ امریکہ کے ایک ہسپتال میں یہ دوا ۴۴ مریضوں کو تین ماہ تک تین ماہ تک ۵ گرام روزانہ کے حساب سے دی گئی۔ (جو مقررہ مقدار سے بہت زیادہ ہے) اور مریضوں پر اس کا برا اثر نہیں پڑا۔ صرف چار مریض ایسے تھے، جنہوں نے اس دوا کے اثرات کی شکایت کی۔ لیکن ان پر دوا کا استعمال جاری رکھا گیا۔ اور ایک ہفتہ کے بعد ان کی شکایت خود بخود دور ہو گئی۔ فرانس کے چند ڈاکٹروں نے ٹیرامائسین کے تجربات سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ کہ یہ دوا پرانے تپ دق میں بھی بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ انہوں نے ایک مضمون میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ نئی دوا بڑی تیزی کے ساتھ پرانے بخار اور تپ دق کی ابتدائی حالتوں میں بھی بہت مؤثر ثابت ہوئی ہے۔

اس دوا کے تجربات کئے جا رہے ہیں۔ اگر یہ تجربات کامیاب ہو گئے۔ تو تپ دق کے مرض کا علاج اتنا مشکل نہیں رہے گا۔ جتنا کہ آج کل ہے۔ پاکستان اور ایشیا کے دوسرے پسماندہ ملکوں میں جہاں ہسپتالوں اور اچھے ماہرین طب کی کمی ہے۔ ایسی ادویات خاص طور پر بہت نتیجہ خیز ثابت ہوں گی۔ اور اس کے لئے صرف وقت درکار ہے۔ وہ دن دور نہیں جب اس موذی مرض کا علاج بھی نہایت آسان ہو جائے گا۔

ہند چینی کے نگران کمیشن کا ابتدائی اجلاس یکم اگست کو منعقد ہو گا

نئی دہلی ۳۰ رجولائی۔ یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہند چینی میں عارضی صلح کے نگران کمیشن کا ابتدائی اجلاس یکم اگست کو منعقد ہو گا۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو اجلاس سے خطاب کریں گے۔ کینیڈا نے رسمی طور پر اور فرانس اور ویٹ منہ نے غیر رسمی طور پر بھارت کی یہ تجویز منظور کر لی ہے۔ کہ ہند چینی میں عارضی صلح کے نگران کمیشن کا ابتدائی اجلاس نئی دہلی میں منعقد کیا جائے۔ دوسرے مدعو شدہ ممالک یعنی پولینڈ ویٹ نام لاؤس اور کمبوڈیا نے ابھی تک بھارتی دعوت کا جواب نہیں دیا ہے۔ اطلاع ہے کہ عارضی صلح کے نگران کمیشن کے بھارتی ارکان اگست کے وسط تک ہند چینی میں پہنچ جائیں گے۔ ابھی تک کمیشن کے ارکان کے ناموں کا اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ ×

× توقع ہے کہ بھارتی وفد کی قیادت ایک سینئر سویلین افسر کریں گے اور ایک اعلیٰ فوجی افسر ان کے فوجی مشیر ہوں گے۔

حضرت مصلح موعود کا سخت تاکیدی فرمان

ہر احمدی جو اپنی زبان سے دوسروں کو تبلیغ کر سکنے کی طاقت رکھتا ہے اگر وہ اپنے اوقات کا کچھ حصہ تبلیغ کے لئے وقت نہیں دیتا وہ یقیناً ایک فریضہ کو ادا کرنے کی وجہ سے ایسا ہی گنہگار ہے۔ جیسے نماز کا تارک گنہگار ہے۔ جو احباب زبان سے تبلیغ نہیں کر سکتے۔ وہ ہمارے لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ کر سکتے ہیں۔ جو کارڈ آنے پر مفت روانہ کیا جاتا ہے۔

عبد اللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

سید ہادی علی شاہ دوبارہ لاہور کے میئر منتخب ہو گئے

لاہور ۳۰ جولائی: سید ہادی علی شاہ آج دوبارہ لاہور کے میئر منتخب ہو گئے۔ انہوں نے اپنے حریف کیل گروپ کے میاں صلاح الدین .... کو چھبیس کے مقابلہ میں انتالیس ووٹوں سے شکست دی۔ پروگریسو پارٹی کے مہر خدا بخش ڈپٹی میئر منتخب ہوئے۔ سید ہادی علی شاہ بھی اسی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ مہر خدا بخش نے وکیل گروپ کے میاں مبارک دین کو پینتیس کے مقابلہ میں چونتیس ووٹوں سے شکست دی۔ اجلاس کی صدارت آغا بیدار بخت نے کی۔

ایلومینیم سلفیٹ کی فروخت کیلئے

تھوک فروشوں کا تقرر

لاہور ۳۰ جولائی: حکومت پنجاب کی طرف سے صوبہ کے ہر ضلع کے لئے ایلومینیم سلفیٹ کے تھوک فروش مقرر کئے جائیں گے۔ یہ لوگ سب ایجنسیاں قائم کریں گے۔ اور ضلع میں ایلومینیم سلفیٹ کی تشہیر اور فروخت کا انتظام کر کے پرچون فروشوں کے پاس اسے فروخت کریں گے۔ ایلومینیم سلفیٹ صرف کپاس کی فصل میں استعمال کیا جائے گا ہر ضلع کے تھوک فروش کو دس ہزار روپیہ نقد اور پچیس پچیس ہزار کی دو شخصی ضمانتیں داخل کرنا ہونگی۔ سولہ روپے چھ آنہ فی من کے حساب کمیشن دیا جائے گا۔ متعلقہ اشخاص اس بارہ میں ڈائرکٹر زراعت پنجاب سے ۲۰ اگست ۱۹۵۵ء سے پہلے خط و کتابت کر سکتے ہیں۔

گنگا کوبادک سکیم پر کام شروع ہو گیا

ڈھاکہ ۳۰ جولائی: مشرقی پاکستان میں گنگا کوباڈک کی آبپاشی کی سکیم کے پہلے حصہ کے پہلے دورہ پر کام شروع ہو چکا ہے۔ اس حصہ کے مکمل ہونے پر ضلع کشتیا کا ایک وسیع علاقہ زیر کاشت آجائے گا۔ پوری سکیم کے چھ حصے ہیں۔ پہلے حصے کے پہلے دور میں ایک کروڑ چھیانوے لاکھ روپیہ خرچ ہو گا۔

کراچی میں نئی ٹیکس ادا گزار کپڑا ملے گا

کراچی ۳۰ جولائی: کراچی کے لوگوں کو اس سال کی دوسری ششماہی میں درآمدی کپڑے کا کوٹا گزشتہ سال ... ٹیکس دیا جائے گا۔

ضروری ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جب بھی کوئی اچھی چیز اس کے سامنے آئے۔ اس کے دل میں یہ شدید شوق پیدا ہو جائے کہ کسی طرح میں اس چیز کو حاصل کر لوں گویا صفت صبر اور صفت اشتیاق شدید یا ذہنیت شدید یہ دو خوبیاں جس قوم کے اندر پائی جائیں وہ یقیناً دنیا پر غالب آجاتی ہے (تفسیر کبیر جلد ششم تا صفحہ ۱۲)

کاغذ اور گتے کیلئے پرمٹ کی درخواستیں

ہر ماہ کی پانچ تاریخ تک ارسال کی جائیں

لاہور ۳۰ جولائی: حکومت پنجاب نے ایک پریس نوٹ میں بتایا ہے کہ یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ ضلع لاہور کے صنعتی اور تجارتی ادارے اور دیگر لوگ جو کاغذ اور گتے کی سپلائی میں دلچسپی رکھتے ہیں ہر مہینہ کی پہلی سے پانچ تاریخ تک جیسا کہ ایک سابقہ پریس نوٹ میں وضاحت بھی کر دی گئی ہے اپنی درخواستیں ارسال نہیں کرتے اور اس وجہ سے ان اشیاء کی تقسیم میں خلل واقع ہو جاتا ہے۔ اب متعلقہ اشخاص سے ایک دفعہ پھر درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ڈپٹی کمشنر لاہور کے پاس کاغذ اور گتے کے لئے بروقت درخواستیں ارسال کر دیا کریں۔ واضح رہے کہ پانچ تاریخ کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں کو کسی صورت قبول نہیں کیا جائے گا۔

بنیادی اصول :- (بقیہ صفحہ ۵)

اور اس کی زراکت دین اپنی تمام سرسبزی اور شادابی اور لطافت کی بہار دکھا بیٹھے گی۔ لوگ آئیں گے مگر وہاں بجز چند کنکروں اور ریت کے ذروں کے انہیں کوئی چیز نہ ملے گی سو یہی اور ہمیشہ کی عزت اسی شخص اور اسی قوم کو حاصل ہوتی ہے۔ جس کا حق کے ساتھ تعلق ہو۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تفسیر کبیر میں ترقی کرنے والی جماعتوں کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ترقی کرنے والی قوم کے اندر مادہ صبر پایا جانا نہایت ضروری ہے یعنی اس میں قابلیت ہونی چاہیئے کہ اسے جس بات سے بھی روکا جائے رک جائے۔ تاکہ جب بھی بدیوں کے مواقع آئیں بدیوں اور تباہیوں کے اوقات آئیں وہ اپنے نفس کو روک لے اور ان بدیوں میں ملوث ہونے سے اپنے آپ کو بچائے یہی وہ خوبی ہوتی ہے جس کو پیدا کرنے کی وجہ سے ایک قوم جیت جاتی ہے۔ اور دوسری قوم اس کے عدم کی وجہ سے شکست کھا جاتی ہے"

پھر فرماتے ہیں "دوسری چیز صبر کا ترقی کرنے والی قوم کے اندر پایا جانا نہایت ضروری ہے

ظفر اللہ خاں مصر کو پاک ترکی معاہدہ میں شرکت پر آمادہ کرنے کیلئے قاہرہ جائینگے

کراچی ۳۰ جولائی: نوائے وقت کے نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق اس بات کا امکان ہے کہ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان عنقریب قاہرہ جائیں گے۔ تاکہ وہ مصر کو پاک ترکی معاہدہ میں شریک کرنے کے امکانات کا جائزہ لے سکیں ——— معلوم ہوا ہے۔ کہ سویز کے متعلق برطانیہ سے سمجھوتہ کے بعد پاک ترکی معاہدہ کے بارے میں حکومت مصر کا رویہ خاصہ امید افزا ہو گیا ہے۔ یاد رہے۔ کہ اب تک مصری رہنما اس معاہدہ کے حق میں نہیں تھے۔ اور وہ تنازعہ سویز کے سلجھنے تک کسی دفاعی معاہدے میں شرکت کے لئے تیار نہیں تھے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان نے مصری سفیر متعینہ کراچی کی وساطت سے مصر کو پاک ترکی معاہدہ میں شامل کرنے کے مسئلہ پر بات چیت شروع بھی کر دی ہے۔ یہ بات چیت وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان کے قاہرہ پہنچنے پر فیصلہ کن صورت اختیار کرے گی۔

لیبر پارٹی حکومت کا ساتھ دیگی

لندن ۳۰ جولائی: کل لیبر پارٹی کے لیڈر مسٹر کلیمنٹ ایٹلی نے پارلیمنٹ میں اعلان کیا۔ کہ "ہمیں سویز سے برطانوی فوجیں نکالنے کے فیصلے پر پورا اتفاق ہے"۔

مسٹر ایٹلی کے اس اعلان کا مطلب یہ ہے۔ کہ مسٹر چرچل کو اپنی پارٹی کے چالیس باغی ارکان کی متوقع مخالفت کے باعث شکست کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

سمندر پار سے آنے والے زرعی ماہرین کے لئے برطانیہ میں ایک نئے کورس کا اجراء

اس کورس کے ذریعہ گرم ملکوں کے زرعی آلات کے استعمال کی تربیت دی جائے گی

لندن (ریڈیو سے) برطانیہ میں جلد ہی ایک کورس سمندر پار سے آنے والے زرعی ماہرین کے لئے جاری کیا جا رہا ہے تاکہ وہ گرم ملکوں میں زرعی آلات کے ذریعہ ان حالات کا مقابلہ کر سکیں۔ جو آبادی کی کثرت اور اضافہ کے باعث خوراک کی ضرورت کی صورت میں نمودار ہو رہے ہیں۔

اس کورس کا اہتمام میسرس فرگوسن ادارے کی طرف سے کیا جا رہا ہے۔ اس میں جانوروں کے چارے اور ان کی فصل کاٹنے اور چائے اور کافی کی کاشت کے لئے جن آلات کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کے بارے میں ان ماہرین کو روشناس کرایا جائیگا کورس کے دوران میں نظریاتی اور عملی تربیت بھی دی جائے گی۔ جس میں ہل چلانا، فصل بونا زمین کو بہتر بنانے کے طریقے۔ زمین کی بیماریاں اور کیڑے مکوڑوں کی روک تھام۔ فصل کو بہتر طریق سے اگانے اور اناج کو محفوظ رکھنے کے مختلف مدارج شامل ہوں گے۔ اس کے علاوہ ڈیم کی تعمیر کے لئے پہیہ دار ٹریکٹروں اور آبپاشی کے لئے بڑی قوت والے پمپوں کے استعمال سے بھی روشناس کرایا جائے گا۔ اس کورس میں زرعی مسائل کے ماہرین کی تقاریر بھی شامل ہیں۔ اور اس کورس میں شامل ہونے والوں کو مشینری کے استعمال ان کی مرمت وغیرہ کا کام بھی سکھایا جائے گا

پاکستان کے لئے برطانوی کتابیں!

کراچی ۳۰ جولائی: ایبٹ آباد میں اوپر کے پودوں کی تحقیقات کے محکمے کے لئے برطانیہ سے ۱۶۲ کتابیں منگوائی جا رہی ہیں۔ یہ کتابیں کولمبو پلان کے تحت بھجوائی جائیں گی۔ اور ان کی قیمت ۲۲۴ پونڈ ہے۔

ایک خبر کی تردید

لاہور ۳۰ جولائی: حکومت پنجاب کی توجہ بعض اخبارات میں شائع شدہ ایک خبر کی طرف دلائی گئی ہے۔ جس میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ موجودہ حکومت پنجاب تحصیلداری سروس رولز مجریہ ۱۹۵۳ء کے مطابق مقابلہ کے امتحان کے ذریعہ نائب تحصیلدار بھرتی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی یہ خبر درست نہیں۔ حکومت نے پہلے ہی پبلک سروس کمیشن سے کہہ رکھا ہے۔ کہ وہ نائب تحصیلداروں کی بھرتی کے لئے امتحان منعقد کرنے کے سلسلہ میں جلد کارروائی کرے۔

گورنر پنجاب کا امدادی عطیہ

لاہور ۳۰ جولائی: چیچہ وطنی کے مقام پر کشتی غرق ہونے کے حادثہ سے جو لوگ متاثر ہوئے ہیں ان میں سے مستحق لوگوں کی امداد کے لئے گورنر پنجاب نے دو ہزار روپے کی ایک رقم دی ہے۔ موصوف نے ڈپٹی کمشنر منٹگمری کو ہدایت کی ہے۔ کہ جن اشخاص کے لواحقین اس حادثہ میں جاں بحق ہوئے ہیں۔ ان سے موصوف کی طرف سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا جائے۔ اور جن لوگوں نے متعدد اشخاص کو بچانے میں مدد دی ہے۔ ان سے اظہار تحسین کیا جائے